عہدِ تابعین میں کتابتِ حدیث

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس دار فانی سے رخصت ہونے کے وقت ایک لاکھ سے زیادہ ایسے لوگ موجود تھے جنھوں نے آپ ﷺ کی زیارت کی تھی اور یہ لوگ تمام اطراف و اکناف میں پھیل گئے تھے۔ امام حاکم نے تابعین کے پندرہ طبقات گنوائے ہیں جن میں سے آخری طبقہ کے لوگ وہ ہیں جنھوں نے حضرت انس بن مالک کی زیارت کی۔ کوفیوں میں عبداللہ بن اوفی کو، اہل مدینہ میں سائب بن یزید کو، اہل مصر میں سے عبداللہ بن حارث کو اور اہل شام میں سے ابوامامہ باہلی کو۔ خلف بن خلیفہ کو آخری تابعی تصور کیا جاتا ہے کیونکہ موصوف نے آخری صحابی ابوالطفیل عامر بن واثلہ سے مکہ میں ملاقات کی تھی (۱) تابعین میں جن حضرات نے حدیث کے علم کو حاصل کیا، محفوظ کیا اور آگے پہنچایا وہ یہ ہیں۔

سعید بن المسیب (۱۴ - ۹۳ھ) حسن بصری (۲۱ - ۱۱۰ھ) ابن سیرین (۲۳-۱۱۰ھ) عروہ بن زبیر (۲۲-۹۴ھ) علی بن حسین (۳۸-۹۴ھ) مجاہد (۲۱-۱۰۴ھ) شریح (- ۷۸ھ) قاسم بن محمد بن ابی بکر (۳۷-۱۰۶ھ) مسروق (- ۶۲ھ) اسود بن یزید (- ۷۵ھ) مکحول (-۷۵) ھمام بن منبہ (۴۰-۱۳۱) سالم بن عبداللہ بن عمر (-۱۰۶ھ) نافع (- ۱۱۷ھ) سعید بن جبیر (۴۵-۹۰ھ) اور انکے علاوہ سلیمان بن الاعمش، ایوب السختیانی، محمد بن المنکدر، ابن شہاب زہری- سلیمان بن یسار، عکرمہ، عطاء بن ابی رباح، قتادہ ابن دعامہ، عامر الشعبی، علقمہ، ابراہیم نخعی، اور یزید بن ابی حبیب نے احادیث کی ترویج میں زبردست کام کیا۔ "ان میں بیشتر وہ تھے جنھوں نے صحابہ کے گھروں میں صحابیات کی گودوں میں پرورش پائی تھی اور بعض وہ تھے جنکی عمر کسی نہ کسی صحابی کی خدمت میں بسر ہوئی" (۲)

ابراہیم بن یزید التیمی، جابر بن زید اور ابراہیم نخعی کے اسماء سرفہرست ہیں۔ مگر کتابت کا شوق برابر پروان چڑھ رہا تھا۔ چنانچہ اس عہد میں مصاحف مدونہ کی خاصی تعداد موجود تھی۔ (۳)

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی کاوشیں:

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے علمی ماحول میں پرورش پائی انہیں علماء سے محبت و عقیدت تھی۔ وہ بنفس نفیس احادیث لکھا کرتے تھے۔ (۴) اور علماء کو حفاظت حدیث پر آمادہ کیا کرتے تھے اور علماء نے اس کی مخالفت نہیں کی کیونکہ اکابر تابعین کے ایک گروہ کی مخالفت کے باوجود انکے اذہان صاف تھے اور وہ محسوس کرتے تھے کہ احادیث کی کتابت وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ تاکہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ضائع ہونے سے محفوظ رہے۔

چنانچہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے تمام علاقوں میں یہ حکم نافذ کر دیا تھا کہ

"انظروا احادیث رسول اللہ فاجمعوہ" (۵) مزید فرماتے کہ۔ "انظروا احادیث رسول اللہ فاکتبوہ، فانی خفت دروس العلم و ذھاب اھلہ" (۶) عمر بن عبدالعزیز نے امام زہری کو اس کام کیلئے منتخب کیا نیز ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اور قاسم بن محمد بن ابی بکر بھی نمایاں ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مختلف علاقوں سے جو مکتوبات اکٹھا کئے ابن شہاب زہری نے اسے ترتیب و تہذیب سے پیش کیا اور ابن عبدالعزیز نے انکو سارے ملک میں بھیج دیا ابن شہاب زہری فرماتے ہیں۔ "امرنا عمر بن عبدالعزیز بجمع السنن، فکتبنا ھا دفتراً دفتراً، فبعث الی کل ارض لہ علیھا سلطان دفتراً۔" (۷)

مورخین نے بالاتفاق تسلیم کیا ہے کہ۔

"اول من دون العلم ابن شہاب" (۸)

تدوین علم سے مراد رسمی تدوین ہے ورنہ کتابت تو عہد رسالت ﷺ سے شروع تھی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا عہد پہلی صدی کا اختتام اور دوسری صدی کا آغاز ہے۔ لہذا منکرین حدیث کا یہ دعویٰ بھی بر خود غلط ہے کہ تدوین حدیث کا کام حضور ﷺ سے دو سو برس بعد شروع ہوا۔

حفاظت حدیث کے سلسلے میں عہد نبوی ﷺ، عہد صحابہ اور تابعین کے صحائف و مکتوبات کی ایک مختصر فہرست مذکور ہو چکی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جس تدوین کی بنیاد رکھی تھی وہ اس عہد میں مستقل طرز عمل اختیار کر گئی تھی اور اس سلسلے کو اتنی وسعت اور ترقی ملی کہ احادیث مرفوعہ کے ساتھ صحابہ کے آثار اور تابعین کے فتاویٰ اور اقوال تک ایک ایک کر کے اس عہد کی تصانیف میں مرتب و مدون کر دیئے گئے۔

اس بارے میں اختلاف ہے کہ سب سے پہلے کس نے تصنیف و ترتیب کا کام کیا؟ کہا جاتا ہے کہ

مکہ میں	عبدالعزیز بن جریج البصری (۱۵۰ھ) نے
مدینہ میں	مالک بن انس (۹۳-۱۷۹ھ) اور محمد بن اسحاق (۱۵۱ھ) نے
بصرہ میں	ربیع بن صبیح (۱۶۰ھ) یا سعید بن عروبہ (۱۵۶ھ) نے
کوفہ میں	سفیان ثوری (۹۷-۱۶۱ھ) اور امام ابوحنیفہ (۸۰-۱۵۰ھ) نے
یمن میں	معمر بن راشد (۹۰-۱۵۳ھ) نے
شام میں	امام عبدالرحمن بن عمرو الاوزاعی (۸۸-۱۵۷ھ) نے
خراسان میں	عبداللہ بن مبارک (۱۱۸ھ-۱۸۳ھ) نے
واسط میں	ھیشم بن بشیر (۱۰۴ھ-۱۸۳ھ) نے
رے میں	جریر بن عبدالحمید (۱۱۰ھ-۱۸۸ھ) نے
مصر میں	عبداللہ بن وہب (۱۲۵ھ-۱۹۷ھ) نے

انکے علاوہ اور بھی لوگوں نے کوششیں کیں۔ امام مالک کی موطا اس دور کی اہم تصنیف ہے جس میں ۷۰۰ احادیث اور ۳۰۰۰ مسائل ہیں۔ امام ابوحنیفہ کی کتاب الآثار بھی اولین تدوین شمار ہوتی ہے اور بعض اہل علم کے نزدیک یہ کتاب قدیم ترین ہے۔ احادیث کو کتب اور ابواب پر پوری طرح ترتیب امام ابوحنیفہ نے دی اور بعد

کے ائمہ کیلئے ترتیب اور تبویب کا ایک عمدہ نمونہ چھوڑا۔ چنانچہ حافظ سیوطی اپنی کتاب "تبییض الصحیفۃ فی مناقب الامام ابن حنیفہ" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"من مناقب ابی حنیفۃ التی انفرو بھا انہ اول من دوّن علم الشریعۃ ورتبہ ابوابا ثم تبعۃ مالک بن انس فی ترتیب المو طاولم یسبق ابا حنیفۃ احد (۹)

لی کے بعد تیسری صدی ہجری میں حدیث پر زیادہ عمدہ ترتیب سے کتابیں مرتب کی گئیں۔ بعض علماء نے مخصوص مؤلفات ترتیب دیں ان میں احادیث رسول کو اسانید کے ساتھ جمع اور ہر صحابی کی احادیث کو یکجا کیا اور انکو مسند کے نام سے تعبیر کیا۔ چند ایک مسانید کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

۱۔ مسند امام ابی داؤد الطیاسی (۲۰۴ھ)

۲۔ مسند عبید اللہ بن موسیٰ کوفی (۲۱۳ھ)

۳۔ مسند ابی بکر عبداللہ بن زبیر (۲۱۹ھ)

۴۔ مسند احمد بن حنبل (۲۷۱ھ)

۵۔ مسند مسدد بن مسرہد (۲۲۴ھ)

۶۔ مسند ابی جعفر عبداللہ بن محمد (۲۲۶ھ)

۷۔ مسند عبد بن حمید (۲۴۹ھ)

۸۔ مسند ابی یعقوب التنوخی (۲۵۲ھ)

۹۔ مسند اسحاق نیشاپوری (۲۵۱ھ)

حوالہ جات

۱) علوم الحدیث و مصطلحہ، ڈکتور صبحی صالح ص، ۳۵۷ (۲) منصب رسالت نمبر ص۔ ۳۴۴ (مولانا مودودی)

(۳) تہذیب التہذیب ج۔ ۴، ص۔ ۲۱۴ (۴) سنن دارمی ص ۴۷

(۵) فتح الباری ج۔ ۱، ص۔ ۲۰۴ (۶) ایضاً (۷) جامع بیان العلم ج۔ ۱، ص ۷۶

(۸) تدریب الراوی ص ۴۰ (۹) تبییض الصحیفۃ فی مناقب الامام ابی حنیفہ ص ۳۶

شیزان کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کیجئے!

یاد رکھیئے! ہم مسلمان ہیں اور مرزائی کافر مرتد!

ہم اگر ان کی مصنوعات استعمال کریں گے تو وہ ہمارے سرمائے سے ہمارے خلاف اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے آسانیاں پائیں گے،

فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ بائیکاٹ یا ———؟